السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر توکل کے یہ معنی نہیں کہ تیراکی جانے بغیر آپ سوئمنگ پول میں چھلانگ لگا دیں یا مشق کئے بغیر کسی گیم میں حصہ لے کر اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ توکل کی حقیقت کیا ہے۔ ؟اُمید ہے مستفید فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

توکل علی اللہ کا معنی یہ ہے کہ کام کو اللہ تعالیٰ وعدہ کے سپرد کر دیا جائے۔ بلکہ یہ واجب ہی نہیں بلکہ ایمان کا ایک اہم اصول ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلوا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ ٢٣ .... سورة المائدة

''اور اللہ پر ہی توکل رکھو بشرط یہ کہ صاحب ایمان ہو''

مطلوب ومقصود کے حصول کے لئے توکل ایک طاقتور معنوی سبب ہے لیکن مومن کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر ممکن اسباب کو بھی اختیار کرے خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو مثلاً دعاء نماز صدقہ اور صلہ رحمی وغیرہ یا ان کا تعلق مادیات سے ہو کہ قوانین فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان اسباب کو مسببات کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔ جنھیں سائل نے اپنے استفتاء میں ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ آپ سب سے بہترین متوکل تھے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر کمال درجے کے توکل کے ساتھ ساتھ دیگر مناسب اسباب کو بھی اختیار فرمایا کرتے تھے۔ پس جو شخص دستیابی کے باوجود دیگر اسباب کو ترک کردے۔ اور محض توکل پر اکتفاء کرے تو اس کا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مخالف ہے۔ اور اس کے عمل کو شرعی توکل کی بجائے عاجزی یا کم ہستی کہا جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم